بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Moon sighting only from `` East ``?!

کیا ''غیر شرعی فلکیاتی حساب کے مطابق مقامی جگہ میں عمل کیلئے صرف اس کی ''مشرقی جانب کی خبر پر ہی عمل کیا جاسکتا ہے؟ یا نصوص واحادیث کے مطابق مقامی جگہ سے بلادِ بعیدہ ودنیا بھر کی مشرق ومغرب شمال وجنوب میں سے کہیں کی بھی ''شرعی ثبوتِ ہلال'' خبر پر عمل کیا جائے گا؟!

دیوبندی نسبت کے متعلق یہ معروف ومشہور حقیقت ہے کہ ''دیوبندی قرآن وسنت کی تبلیغ کرتا ہے'' مگر دیکھنے میں آرہا ہے کہ بعض لوگ اپنی نسبت تو دیوبند سے جوڑتے ہیں مگر وہ قرآن وسنت ودیوبندیت کے حوالوں سے گمراہی پھیلاتے ہیں۔ جولوگ نہ تو عالمِ دین ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ ہی دیوبندی ہونے کا وہ تو کھلم کھلا صاف گوئی سے اپنے فلکیاتی حساب کتاب کے نظریہ کا برملاء اظہار کرتے ہیں ان کے بہ نسبت یہ بات اب عوام سے ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ دیوبند کی نسبت سے ''سنتِ رسول ﷺ کو زندہ کرنے'' کے نامی دعویداروں نے اب تک شیعوں کے تقیّہ کی طرح جو منطقی رویّہ اپنا کر عوام کو اندھیرے میں رکھا ہوا تھا خصوصاً شرعی ثبوتِ ہلال کے سلسلہ میں ان کا دعویٰ کہ وہ فلکیات کی نیومون تھیوری اور اس کے امکانِ رویت کے حسابات پر عمل نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں ثبوتِ ہلال کی ''بنیاد'' مانتے ہیں! بلکہ ہم تو صرف اس کی ''اعانت'' سے ''محقّق'' رویت ہی کا کہتے ہیں، اس طرح ''اعانت'' اور ''محقّق'' میں مخفی فلکی اصطلاح کو استعمال کرتے ہوئے عوام کے سامنے فلکی مفروضہ حسابات کی نیومون تھیوری اور اس کے امکانِ رویت کے حساب پر عمل کرنے کا صاف صاف اقرار کرنے سے گریزاں تھے جس کی وجہ بالکل صاف ہے کہ ''فقہائے کرام اور مفتیانِ کرام پہلے سے اور اب بھی ۲۹ ویں کی شام رویت وثبوتِ ہلال کو نیومون تھیوری اور اس کے امکانِ رویت کو بنیاد ومعین بنا کر اس سے مشروط کرنے کو نصّاً ناجائز قرار دیکر اس حساب کو باطل قرار دیتے چلے آرہے ہیں (اور ان میں وہ مفتیانِ کرام بھی شامل ہیں جن کے اسماء ودیگر فتاویٰ کو استعمال کرتے ہوئے یہ عوام کو بہکانے اور دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ مفتی صاحبان بھی ان کے فلکی نیومون وامکانِ رویت کے فلکیاتی ایجنڈے سے متفق ہیں! حالانکہ ان کے یہ جو فتاویٰ ہیں وہ تو ''مقامی رویت کی حیثیت'' کے حوالہ سے ہیں جس میں اختلافِ مطالع کو معتبر ماننے یا نہ ماننے کی کسی بھی صورت میں کسی کا بھی اختلاف نہیں بشرطیکہ چاند کا ثبوت ''شرعی ۲۹ ویں کی شام'' ہو کر شرعی خبر پر عمل کیا جائے کیونکہ اس بحث میں پورا عالم شامل ہے جس میں ہر خطّہ زمین کی جونسی بھی جگہ ہو'' کہ جہاں سے چاند دیکھنے والا یہ چاند دیکھ رہا ہے وہ جگہ ومقام ''باعتبار رویتِ ہلال'' مرکزی حیثیت کی حامل ہے کیونکہ **اسی مقام کی رویت** پر چاند کے ثبوت کے فیصلہ کا مدار رہے چاہے یہ جگہ ملکِ برطانیہ کے کسی بھی مقام سے ہو یا برطانیہ کے قریبی یا بعید کے ممالک سے ہو یا سعودیہ سے ہو (بشرطیکہ وہ ''غیر شرعی شروط وقیود سے مشروط نہ ہو'' مثلاً یہود ونصاریٰ کے اپنے مذہبی کیلنڈر کے لئے قبول کردہ متیونک فلکی حساب کا نیومون اور اس کا امکانِ رویت والا حساب!)،

بہر حال اب جبکہ اصلیت علمائے دین اور عوام سب کے سامنے کھلکر آ چکی کہ انہوں نے فلکیاتی میتو نِک حسابات، نیومون تھیوری اور اس کے مفروضہ امکانِ رویت کے حسابات کو چاندرات کے ثبوت کے لئے نصوص اور سنتِ نبوی ﷺ وصحابہؓ کے کردار واقوال پر مقدّم وشرط کے طور پر لاگو کر کے فلکیاتی مفروضات کی دیوی پر انہیں بھینٹ چڑھایا ہے اور ان کی طرف سے ''سنّت کو زندہ کرنے اور فلکیاتی صراطِ مستقیم'' کے نام پر نصوص کو مردود کروانے کی کوششیں دراصل ان کا کسی گہری سازش کا شکار ہونا ہے ورنہ فقہ وفتاویٰ چاہے پرانے ہوں یا نئے سب کا مدار واصل مآخذِ قرآن وسنت ہی ہے اور فلکیات کے عدمِ اعتبار پر فتاویٰ یہ آپ ﷺ سے لیکر اب تک کبھی تبدیل نہ ہوئے اور نہ ہی تا قیامت تبدیل ہو سکتے ہیں، کس طرح دین کے یہ نامی اِن دینی مآخذ اور ان کی حامل دیوبندیت کے مقابل تبلیغ کے درپئے ہیں یقیناً یہ کسی سازش ہی کا نتیجہ ہے کہ آئے دن اِنٹرنیٹ، ٹی وی چیلینج، مقامی جگہ کے چاروں اطراف کو شامل ظاہر وباہر **نصوص کے بالمقابل فقط مشرق کی رویت کے اعتبار کرنے کی دوھائی** نیز آپ ﷺ کے مردود کردہ فلکی قمری مفروضہ حسابات اور ان کے امکانِ رویت کی غیر شرعی شرط سے مشروط فلکی اصطلاح کے لفظِ ''محقّق'' کا استعمال اور فلکیاتی امکانِ رویت کے نقشہ جات، چاند کی یومیہ شکلوں کا کمپیوٹرائزڈ کلاک وغیرہ کا استعمال اسی کی تو نشاندہی ہے! جو اسلام، نصوص اور آپ ﷺ کے صراطِ مستقیم والی رویت وثبوتِ ہلال کے خلاف اسلام پر غیروں کے سے حملوں کے طریقہ پر عوام کی تربیت اور اب بالآخر سعودیہ میں (فلکیات کے برخلاف) عیدالفطر ۱۴۳۰ھ کے چاند کی رویت پر انعام کی بچگانہ بیان بازی وتشہیر اس کی کھلی دلیل ہی تو ہے!

البتہ علمیّتِ دین کے دعویٰ کے ساتھ ساتھ دیوبندیت، تھانویت یا حضرت شیخ الحدیثؒ سے نسبت پر نہ صرف عوام بلکہ علماء تک میں حیرت واستعجاب کا اظہار اس سازش کا پردہ چاک کرنے کے لئے کافی ووافی ہے کہ اس سے نہ صرف نصوص وسنتِ رسول ﷺ اور اسلام کی بلکہ دیوبندیت اور خاص کر دیوبند کی طرف نسبت کی جگ ہنسائی کے سواء اس کا ماحصل کچھ نہیں اور تعجّب ہے کہ جاننے وسمجھنے کے باوجود یہ کیوں ان غیر شرعی باتوں کے شکار ہیں! ہمیں چاہیئے کہ نام کی ایسی دیوبندیت اور سنت زندہ کر کے صراطِ مستقیم پر امت کو لانے کے ایسے جھوٹے دعووں سے عوام خصوصاً علمائے کرام دھوکہ نہ کھاتے ہوئے نفسیّات، انانیت، تعصّب وغیرہ عیوب کی ہر بیماری سے پاک صاف ہو کر ایمان بالغیب والرسول کے نعرہ کو اپنے سینوں میں حقیقی ایمانی جگہ دیدیں اور نہ صرف اپنی بلکہ امتِ محمّد یہ ﷺ، خاص کر راہ گمشدگان کی حفاظت پر کمر کستے ہوئے خود کو سنت زندہ کرنے والا حقیقی مبلّغ ثابت کریں!

یہ بات مخفی نہیں کہ مسلمان خصوصاً علمائے دین ان غیر شرعی باتوں کو قرآن وحدیث اور سنتِ نبوی ﷺ کے فرامین ہونا کبھی تسلیم نہیں کر ینگے کیونکہ ان باتوں کا انکار آقا ﷺ نے اپنی وحیانہ اور پاک وصاف زبانِ مبارک سے اسلام کی ابتداء کے اوّل روز سے ہی کر دیا ہے جس کی تفصیل قارئین کے سامنے قرآن وحدیث اور اہلِ سنت والجماعت کے فتاویٰ کی روشنی میں اللہ ورسول ﷺ کی طرف سے چیلنج کی حیثیت میں موجود ہے۔

اسلام مخالف اس قسم کی حرکتوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص بدبودار چیز کو سونے چاندی کے ورق میں خوشبو لگا کر کسی کو پیش کرے تو سامنے والا تھوڑی دیر کے لئے تو حقیقی خوشبو مان کر خوش ہو جاتا ہے مگر سونگھنے کی حس رکھنے والے جب اسے کھولے (اور تحقیق کرے) تو یہ

اندر کی بد بو کو فوراً بھانپ کر اسے نفرت سے دور پھینک دے گا کہ کوئی دوسرا اُٹھا نہ لے، یہی مثال کفروشرک کی ہے اور یہی مثال دین میں قرآن وسنت وصاحبِ شرع علیہ وسلم کے احکامات خصوصاً ثبوتِ ہلال میں مرضیات وفلکیات کو شامل کرنے کی ہے جو صاف گوئی کے بجائے امت اور خود کو دھوکہ دیکر اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقی ماہرین علانیہ کہتے اور لکھتے ہیں کہ ''ہماری تحقیق فلکیات کے مفروضات اور اس کے نیومون کے حساب پر مبنی ہے'' جوامتِ مسلمہ سے مخفی نہیں کہ یہ قرآن وحدیث نہیں ہیں بلکہ یہ تو کلکولیشن یعنی گنتی کی ایک قسم ہے۔ مگر یہ اپنے دعویٰ (کہ ''فلکیات ہماری بنیاد نہیں'' اس) کے باوجود عام مسلمانوں کو مذکورہ باتوں کی طرح یہ باور کرانے کی اولٹی سیدھی بھرپور کوشش بھی کرتے ہوئے کہتے لکھتے ہیں کہ ''مقامی جگہ سے صرف مشرق کی جانب ہی کی خبر پر عمل کیا جاسکتا ہے جو آپ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابنِ عباسؓ کے عمل سے بھی ثابت ہے! اناللہ وانا الیہ راجعون! حضرت ابنِ عباسؓ پر اس بہتان وتہمتِ عظیم کی جسارت کی حقیقت یہ ہے کہ ''ابنِ عباسؓ نے مشہور تابعی حضرت کریبؒ کی دمشق والی رمضان کی گواہی کو قبول نہ کیا تھا (جس کی کئی اوروجوہ ہیں) مگر یہ نامی دیوبندی چیلنج کرتے ہیں کہ آپ نے اس گواہی کو اس لئے قبول نہ کیا کہ ''دمشق مدینہ شریف سے جانبِ مشرق نہیں ہے'' !!! لاحول ولاقوۃ الاّ باللہ العلی العظیم

عوام کو اس قسم کا دھوکہ دینے کی اس طرح کی کوشش اس سے پہلے ایک اور صاحب نے بھی اپنی تحریر کے ص ۲۲ سے کی ہے جس میں جھوٹ اور کتر بیونت کے سواء کچھ نہیں۔ دیوبندیت کا بدنما داغ یہ وہی شخص ہے جس نے خود ہی بڑی ڈھٹائی سے اپنے مخفی بھید کو ظاہر کردیا کہ میں تو روزہ سے ہوں یہ عیدی نہیں کھا سکتا! تو پھر عید کیسے پڑھائی؟ بس روزہ رکھ کر پڑھائی کہ آخر کمیٹی والوں کو راضی رکھ کر بال بچوں کو برطانیہ لانے کے لئے دائمی سکّہ بھی تو لگوانا ہے! یہی شخص اپنی مذکورہ کوشش کے اپنے دعوے میں حدیثِ پاک علیہ وسلم کو غلط طور پر استعمال کرتے ہوئے عوام کو دھوکہ دیرہا ہے اور ساتھ ہی علماء! پر جس کوشش میں سِکّہ بٹھانے کی لاحاصل تحریری سعی کی اس میں لکھا کہ ''ایک یا دو کی گواہی کے بجائے ''رویتِ عامّہ'' (یعنی ایک دو سے زیادہ عام لوگوں کا چاند دیکھنا) اور اس کے بعد ہی اس پر فیصلہ کئے جانے کی دلیل کے لئے حدیث کے الفاظ صوموا۔ اور۔ افطروا میں اشارہ موجود ہے۔۔۔ اور اس حدیث کی تاکید سے معلوم ہوتا ہے کہ رویتِ عامہ ہونی چاہیئے۔۔'' اھ !

یہ تو ہوئی ان صاحب کی کوشش لیکن اس کے برعکس یہ بات تو ہر ایک کو معلوم ہے کہ آپ علیہ وسلم نے ایک یا دو صحابہ کی گواہی کو تسلیم کیا اور یہ عمل وفات تک جاری رہا پھر آپ علیہ وسلم کے صحابہؓ وائمہ وامتِ مسلمہ نے آج بھی جاری رکھا ہوا ہے حتیٰ کہ اِنھی احادیث کی بنیاد پر امام اعظم ابوحنیفہؒ سے بھی ایک روایت ان احادیث کی بنیاد پر ہی ہے جس میں دیگر ائمہؒ کی طرح آپؒ نے بھی ایک یا دو کی گواہی کو حالتِ صحو یا غیر صحو دونوں صورتوں میں قبول کیا ہے (تفصیل کیلئے دیکھو ہماری ویبسائٹ WWW.HIZBULULAMA.ORG.UK میں اردو کتاب ''فلکیات وشرعی ثبوتِ ہلال'' از ی م) پھر اس کا علم خود اس صاحبِ تحریر کو بھی ہے جیسے کہ یہ اپنی اِسی تحریر کے ص ۷ اپر اس حدیث کو نقل بھی کر رہا ہے، مگر اس کے باوجود حدیث کے الفاظ صوموا اور افطروا کو پیش کر کے یہ صاحب لکھ رہے ہیں کہ ''ان الفاظ سے ایک یا دو کی گواہی کے بجائے زیادہ لوگوں کی گواہی ثابت ہورہی ہے'' گویا آج تک کسی محدّث یا فقیہ کو یہ نکتہ رویت وثبوتِ ہلال کے

باب میں اِن کے سواء کسی کو نہ ملا! یہ کتنا بڑا بدبودار جھوٹ ہے جو سونے کے ورق سے زیادہ قیمتی آپ ﷺ کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے مبارک الفاظ میں لپیٹ کر نقل کر رہا ہے جبکہ فقہاء ومحدِّثین کے نزدیک ان الفاظ سے جو ثابت ہو رہا ہے وہ یقیناً ہر عالم جانتا ہے کہ جمع کے ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ ''مسلمانوں پر اجتماعی طور پر چاند کا دیکھنا واجب ہے (فرضِ کفایہ) اب چاہے ایک دیکھتا ہے یا ایک سے زیادہ مگر تمام کے تمام مسلمانوں پر دیکھنا واجب نہیں جیسے کہ یہ صاحب اپنی تحریر میں ان الفاظ سے ''رویتِ عامّہ'' یعنی ایک دو سے زیادہ پر دلالت کرنے کا کہہ رہا ہے۔ یہ غلط بیانی ہے اور یہی وجہ ہے کہ فقہاء ومحدِّثین نے اس مطلب کے برعکس مذکورہ ہماری تشریح کے مطابق ہی لکھا ہے خصوصاً حافظ الحدیث شیخ زکریاؒ اور مفتی احمد دیولوی حفظہ اللہ نے بھی دیگر مفتیانِ کرام کی طرح اپنے فتویٰ وکتب میں یہی توجیہ نقل فرمائی ہے جس کی تفصیل انشاء اللہ کسی اور جگہ بیان کردی گئی ہے جو سب کے سامنے بعد میں کسی عنوان میں آجائے گی)۔

بہرحال بات یہ ہو رہی تھی کہ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت کریبؒ کی دمشق والی گواہی کو قبول اس لئے نہیں کی تھی کہ ''دمشق، مدینہ منورہ سے جانبِ مشرق ہونے کے بجائے دوسری جانب (شمال میں) تھا بلکہ اس کی وجوہ کچھ اور تھیں۔ یہ صاحب بھی آپؓ پر کتنی بڑی یہ دودو تہمتیں لگا رہے ہیں کہ صحابہؓ نہ صرف فلکیات پر عمل کرتے تھے بلکہ اسی فلکیاتی بنیاد پر مبنی مقامی جگہ کے لئے وہ مشرق ہی کی رویت کی خبر کو معتبر ماننے پر تب سے ہی عمل پیراں تھے! نعوذ باللہ من شرورِ انفسنا ومن سیِّئٰت اعمالنا

ایک طرف یہ لوگ دینی علوم ودیوبندیت کی سند اٹھائے کہتے لکھتے تھکتے نہیں کہ ہم فلکیات کے حساب کو بنیاد نہیں مانتے اور ساتھ ہی مذکورہ باتوں کے علاوہ ''مشرق ہی کی خبر پر عمل کا کہتے ہوئے دلیلاً حضرت عبداللہ ابنِ عباسؓ کی روایت کو اس کی اصل وجوہات سے ہٹ کر خلطِ مبحث کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ جیسی ہستیوں پر جھوٹ باندھنے سے بھی ہچکچاتے نہیں جیسے کہ اوپر ایک اور صاحب کی مثال گذری کہ خود آپ ﷺ تک کو نہ بخشا گیا (آپ ﷺ توصوموا وافطروا والا حکم فرمانے کے باوجود خود ہی ایک یا دو کی گواہی کو قبول بھی کرتے ہیں کیونکہ ان الفاظ سے آپ ﷺ کی مراد ''سب پر دیکھنا فرض وواجب نہیں بلکہ یہ فرضِ کفایہ ہے'' مگر یہ صاحب خاتم الانبیاء کے خود ہی کے ان الفاظ وزندگی بھر کے اس پر عمل کے مقابل اپنی سوچ سے آپ ﷺ پر جھوٹ باندھ رہا ہے کہ ''ان الفاظ سے ایک یا دو گواہوں کے بجائے بہت سے گواہوں کی رویتِ عامہ ثابت ہو رہی ہے!) اس طرح ! حدیث کے الفاظ کو غلط معانی پہنا کر خود صاحبِ شرع ﷺ کے قول وعمل کو نہ صرف جھٹلایا جا رہا ہے بلکہ مزید براں اس جھوٹ پر آپ ﷺ ہی کے قول کو جھوٹی دلیل بنا کر پیش بھی کیا جا رہا ہے! نستغفر اللہ ونتوب الیہ

بہرحال اوپر حضرت ابن عباسؓ کا حضرت کریبؒ کی دمشق والی گواہی کو قبول نہ کرنے کی نامی وجہ ''دمشق کا مدینہ منورہ سے جانبِ مشرق نہ ہونے'' کو کہا جانے کا ذکر ہوا، کیا علمائے دین خصوصاً برطانیہ کے علماء خاص کر دیوبندیوں میں سب اتنے کم فہم وضعف دماغ لوگ ہیں کہ اُن میں سے کسی کو بھی حضرت ابنِ عباسؓ کی طرف سے اس گواہی کو قبول نہ کرنے کی وجوہات کا (جن کا ذکر کتبِ فقہ میں عامّۃً موجود ہے) علم نہیں؟! کیا وہ اتنے مشغول ہیں کہ ان وجوہات کو کتب میں فقہاء ومحدِّثین کی بیان کردہ توجیہات کے کسی خفیہ خانہ میں تلاش بھی نہ کرسکیں کہ دمشق، مدینہ منورہ سے جانبِ ''مشرق'' ہونے کے بجائے شمال میں ہے؟ انا للہ وانا الیہ راجعون

کیا برطانوی علماء کو کچھ پتہ نہیں کہ یہ جو کچھ کہتے جائیں گے ان پر وہ خاموش آمنّا وصدقنا سے اپنی چپ سادھ لیں گے!

چودہ سو صدیاں بِت چکیں آج تک اتنی بڑی تہمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خصوصاً حضرت عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما پر فلکیات پر عمل کرنے کے حوالہ سے لگانے کی کسی کی جرئت نہ ہوئی جو سنّتِ رسول کو زندہ کرنے کے نام پر اُسے مٹانے کی کوشش کرنے والوں نے کی! علمائے دین وعوام کو چاہیئے وہ دین کی حفاظت میں ایسے دھوکہ اور چال میں آ کر ان کے ہاتھ پیر بننے سے خود کو محفوظ رکھیں۔اللہم احفظنا من شرورِانفسنا ومن سیئات اعمالنا

اوّلاً حدیث پاک میں یہ الفاظ **صوموا لروئیته وافطروا لروئیته** سے ثابت تین باتوں کو ملاحظہ فرمائیں (۱) یہ دونوں جمع کے الفاظ ہیں جس سے عام لوگوں کو کہا جارہا ہے کہ وہ چاند دیکھنے کی کوشش کریں،اس سے مراد چاند کا دیکھنا سب پر فرضِ کفایہ ہے یعنی سب تو دیکھنے نہیں نکلے مگر چند نکلے تو اس سے یہ فرض سب پر سے اوتر جائے گا پھر چاند ایک کو نظر آتا ہے یا دو کو تو اس سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ حکم تو سب لوگوں کے دیکھنے کا ہے کہ یہاں جمع کا صیغہ ہے! تو یہ سمجھنا غلط ہے کیونکہ اس جمع کے صیغہ سے یہاں مراد اس کا فرضِ کفایہ ہونا ہے (۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ جس بستی میں چاند دیکھا جائے اس بستی سے چاروں اطراف کی بستیوں میں بھی اس کا ثبوت ہوجائے گا،اور یہ بات اختلافِ مطالع معتبر یا غیر معتبر کہنے والے دونوں فریق کے نزدیک مسلّم ہے۔دراصل ثبوتِ ہلال میں ''اختلافِ مطالع'' اصلاً تو غیر معتبر ہی ہے! ہاں دونوں فریق میں اس کا اعتبار وثبوتِ ہلال بستی سے قریب اور بعید کے علاقوں کے حوالہ سے ہی مختلف ہے جیسے کہ بعض حضرات فقط مخصوص بستی سے قریبی علاقوں ہی کو اختلافِ مطالع کے غیر معتبر ہونے میں شامل کرتے ہیں (۳) تیسرا مطلب یہ ہے کہ حدیث کے ان دونوں الفاظ سے جیسے کہ اوپر بتلایا گیا جس بستی میں چاند دیکھا گیا اس کے اطراف کی (قریبی یا بعیدی) بستیوں پر بھی اس کا ثبوت ہوگا تو یہ بستیاں وعلاقے اِس بستی سے یقیناً مشرق،مغرب،شمال وجنوب ہر چاروں اطراف کی سب ہی شامل ہونگی اور یہی معانی ومطلب کو تفسیر واحادیث وفقہ میں آج تک اہلِ سنت والجماعت فقہاء وفقہی کتب میں خصوصاً دیوبندی بریلوی مکاتب مفتیانِ کرام سب نے لئے ہیں جس میں کا ایک حوالہ یہاں پیشِ خدمت ہے جس میں حضرت ابن عباسؓ کی طرف سے حضرت کریبؓ کی بات پر عمل نہ کرنے کی وجوہات کا بھی بیان موجود ہے، ملاحظہ ہو؛

حضرت مفتی کفایۃ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(حدیث میں) صوموا لروئیته کا خطاب عام ہے، تمام مکلّفین اس میں داخل ہیں۔۔۔۔پس اگر مخاطبین کو ہی فاعل مانا جائے اور معنی یہ ہوں کہ جو دیکھے وہی روزہ رکھے تو یہ خرابی ہے کہ بہت سے مکلّفین بھی روزے سے بچ جائیں گے جنہوں نے باوجود شہر میں رہنے اور شہر میں رویت ہونے کے بھی چاند نہیں دیکھا۔حالانکہ یہ بالا جماع باطل ہے کہ جو اپنی آنکھ سے چاند نہ دیکھے اس پر روزہ نہ ہو۔ **پس لامحالہ رویت کا فاعل بھی عام لیناہوگا کہ کسی دیکھنے والے کے دیکھنے پر روزہ رکھو**۔خواہ وہ **مشرق میں ہو یا مغرب** میں۔**جبکہ رویت کا ثبوت ہوجائے کہ کسی نے چاند دیکھا ہے خواہ کہیں دیکھا ہو تمام مکلّفین پر روزہ فرض ہوگیا۔**

اس حدیث میں جیسے " **رویت کا فاعل** " **مذکور نہیں اَیسے ھی** " **محلِّ رویت** " **بھی مذکور نہیں اس لئے** وہ بھی عام ہے کہ " کہیں " دیکھا جائے۔صرف اس امر کی ضرورت ہے کہ دیکھنا ثابت ہوجائے۔اورثبوت کا طریق "شہادتِ شرعیہ" ہے۔۔۔۔

اب حدیثِ کریبؒ کے حوالہ سے فقہاء نے جو وجوہ بیان کیں انہیں بھی ذیل میں مفتی صاحب کے اسی فتوے سے جانیں؛

(فتویٰ اوپر سے جاری ہے)۔۔۔حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا واقعہ کہ انہوں نے (دمشق کی کریبؒ والی) **خبرِ رویت** قبول نہ کی یہ حنفیہ کے مخالف نہیں ہے۔(۱) کہ اول تو وہ حسبِ قاعدہ شرعیہ **شہادت نہیں** تھی (۲) دوسری یہ کہ **جب تک وہ امام کے سامنے پیش نہ ہوتی اور امام حکم نہ کرتا اس وقت تک ابن عباسؓ کا یہ فرمانا کہ** فلانزال نصوم حتیٰ نراہ اونکمل ثلثین یوماً **بالکل صحیح ھے**۔کیونکہ حضرت ابن عباس اِسی کے مکلّف ہیں۔اور اگرچہ ایک شخص کی شہادت معتبر ہے لیکن جبکہ امام کے سامنے پیش ہوا اور وہ قبول کر کے حکم دیدے۔(مگر)۔۔یہ بات ابھی تک حاصل نہ ہوئی تھی (کیونکہ)۔۔۔حضرت ابن عباسؓ کے سامنے کریبؒ (رمضان کی حالت پر) یہ تذکرہ کررہے تھے (گواہی نہ دیرہے تھے) (۳) علاوہ ازیں **شریعت میں کوئی حد اس امر کی مقرّر نہیں کی گئی کہ کتنی مسافت** کی رویت معتبر ہے اور کس قدر فاصلے کی معتبر نہیں۔**اگر کوئی فاصلہ ایسا ھوتا کہ اس کی رویت کا اعتبار نہ ھوتا توضرورتھا کہ اس کوبیان کیاجاتا**۔ابنِ عباس کی روایت سے بھی فقط " لا " اور " ھٰکذا امرنا الخ " کے سواء کچھ ثابت نہیں ہوا اور **یہ اس کے لئے کافی نہیں ھے کہ فاصلے کی کوئی "تحدید" کی جاسکے** اور **اگرعام چھوڑ دیاجائے تولازم آتاھے کہ (چھار اطراف) دوتین کوس کے فاصلے کی رویت بھی معتبر نہ ھو اور یہ سخت باطل بات ھے**

(مفتی) محمد کفایۃ اللہ عفاعنہ مولاہ۔سنہری مسجد۔دہلی (کفایۃ المفتی ج ۴ ص ۲۱۳)

نوٹ:اوپر سمجھنے کے لئے "بریکیٹ" صاحبِ مضمون کی طرف سے ہیں

اس مضمون سے معلوم ہوا کہ "دینِ اسلام میں قمری تاریخ کے چاند کی رویت وثبوت میں صاحبِ شرع ﷺ کے فرامین میں "مقامی جگہ کے لئے چاند کی رویت کا اس سے جانبِ مشرق ہونے" کے بیان کا کہیں نام ونشان نہیں بلکہ یہ ایک غیر دینی اور آپ ﷺ واسلام مخالف یہود ونصاریٰ کے قمری تاریخ کے تعیّن کے طریقہ کے فلکیانہ حسابات پر مبنی "اصطلاح" ہے جس سے دینِ اسلام اور اس کے احکامات کا خصوصاً "رویت وثبوتِ ہلال" میں قطعی کوئی واسطہ نہیں!علمائے دین وعوام کو چاہیئے وہ دین کی حفاظت میں ایسے دھوکہ اور چال میں آکر ان کے ہاتھ پیر بننے سے خود اور عوام کو محفوظ رکھیں۔اللھم احفظنا من شرورِ انفسنا ومن سیئات اعمالنا

وماعلینا الاّ البلاغ المبین

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ/۴ ستمبر ۲۰۰۹ء بروز جمعہ